Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پیر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ ۹ محرم سنہ ۱۳۹۶ھ ۱۲ صلح ۱۳۵۵ ہش ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء نمبر ۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے جان دے کر اپنا اخلاص ثابت کیا

انہوں نے نہ عزّت کی پرواہ کی نہ جان کی بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہوتے رہے

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔ نہ عزّت کی پرواہ کی نہ جان کی۔ بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اِس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دُنیا سے خالی ہو گئے تھے۔ جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دُنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دُنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کر وہ کر اور وقتِ موعود آ پہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جائیں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا۔ مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا۔ اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال مختلف عوارض کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریکِ جدید شدید طور پر علیل ہیں اور انہیں علاج کی غرض سے سیالکوٹ لے جایا گیا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طرف سے محترم نواب عبدالرحیم خانصاحب خالد کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار

محترم نواب صاحب مرحوم کی طرف سے چندہ تحریکِ جدید کی مد میں پانچصد روپیہ کا عطیہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے محترم نواب عبدالرحیم خانصاحب خالد آف مالیر کوٹلہ (انڈیا) کی وفات پر اپنے ایک نوٹ میں دلی افسوس اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے محترم نواب صاحب مرحوم کی طرف سے چندہ تحریکِ جدید کی مد میں پانچ صد روپیہ کا عطیہ ارسال فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کا یہ نوٹ تحریکِ دعا کی غرض سے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"میرے میاں حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کی پہلی زوجہ کے لڑکے نواب عبدالرحیم خالد جلسہ سے چند دن قبل ہندوستان میں انتقال کر گئے۔ مرحوم میرے ہم عمر ہی تھے۔ مجھے اپنے بچوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ وہ بھی سب سے زیادہ مجھ سے ہی پیار کیا کرتے تھے۔ اپنے آخری خط میں لکھا کہ آپ کے پیار کی وجہ سے دل چاہتا ہے کہ بابر کی طرح اپنی جان آپ پر قربان کر دوں۔ نیز آخری خط میں لکھا کہ آپ کا جواب میری وفات کے بعد آئے گا۔ ان کی وفات کا سُن کر بہت افسوس ہوا۔ ان کی طرف سے مبلغ -/۵۰۰ روپے تحریکِ جدید کی مد میں بھجوا رہی ہوں دعا کے لئے تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

والسلام

مبارکہ"

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر صلح ۱۳۵۵ھش
مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۷۶ء

نئی نسلوں کا ایک اہم اور بنیادی فرض

ہم گذشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ احیاء و غلبۂ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہے اسلام کی تعلیم اور جملہ احکام پر پورے تعہد کے ساتھ عمل کریں اور اسلامی اخلاق و آداب کو اس حد تک اپنائیں کہ ہمارے وجودوں میں اسلام کی پوری تصویر نمودار ہو اور ہماری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آئے۔ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیاء و غلبۂ اسلام ہی ہے اس لئے آپ نے احیاء و غلبۂ اسلام کے اس سب سے اہم اور بنیادی پہلو پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور احباب جماعت کو قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر کمال مستعدی اور تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی مؤثر اور پُر درد انداز میں تلقین فرمائی ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے صدہا احکام میں سے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔

ہم نے اس ضمن میں حضور علیہ السلام کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ارشادات پیش کرکے واضح کیا تھا کہ ہمارے لئے اسلامی تعلیم اور جملہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونا صرف ہماری اپنی فلاح و نجاح کے لئے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اقوام عالم کو فلاح و نجاح کے راستہ کی طرف بلانے اور انہیں اس پر گامزن کرنے کے لئے بھی یہ امر ناگزیر ہے کہ ہماری زندگیاں اسلامی اخلاق و آداب کی جیتی جاگتی تصویر ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے اور انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کا وسیلہ ثابت ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے اور ایک دنیا اس کی معترف ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح نیز اپنی قوت قدسیہ، باطنی جذب و کشش اور مقبول دعاؤں کی بدولت اپنے متبعین کو تعلق باللہ، محبت الٰہی، خشیت اللہ، تقویٰ، پاکیزگی نفس اور اخلاق فاضلہ کے نمایاں اوصاف سے متصف کیا اور اس طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرکے دکھایا۔ اس انقلاب کے زیر اثر ان کی زندگیوں میں اسلام کا ایسا حسین و جمیل اور دل موہ لینے والا نمونہ ظاہر ہوا کہ وہ اس چراغ کی طرح بن گئے جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے تو چاروں طرف اپنی روشنی پھیلاتا ہے اسی لئے وہ اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ قرار پائے۔ یہ انہی کندن کی طرح چمکنے والی ہستیوں کی مجاہدانہ کوششوں کا ثمرہ ہے کہ آسمانی بشارتوں کے عین مطابق خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کو زمین کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے اور غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں تر اور روشن سے روشن تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس حقیقت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کی نئی نسلوں کا یہ فرض منصبی ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر ابتداءً لبیک کہنے والے خوش نصیب اصحاب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہی للّٰہیت، وہی خشیت، وہی فدائیت، وہی پاکیزگی، وہی اخلاق فاضلہ اور ان سب کا نچوڑ وہی روحانیت اپنے اندر پیدا کریں جو اُن خوش نصیب اصحاب کا طرۂ امتیاز تھی تا وہ نہ صرف خود اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہوں اور اُن کی عاقبت محمود ہو بلکہ روحانیت کی پیاسی اور حق کی متلاشی دنیا کو حق و صداقت سے بہرہ ور کرنے اور خود اپنی ہی طرح دوسروں کی بھی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئی نسلوں کی روحانی تربیت کے پیش نظر حال ہی میں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ایک عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ پہلے وہ خود اسلامی اخلاق و آداب کا مطالعہ کریں، ان سے پوری طرح آگاہ ہوں ان کے عملی تقاضوں کو سمجھیں، ان پر بدل و جان عمل پیرا ہوں اور پھر اسلامی اخلاق و آداب کو اپنی اولادوں کے بھی ذہن نشین کرائیں ان سے بھی ان پر عمل کرائیں اور اس بارہ میں اپنی کوشش کو اس انتہا تک پہنچائیں کہ ان کی اپنی اور ان کی اولادوں کی زندگیاں اسلام کا جیتا جاگتا نمونہ بن جائیں۔ اسلام انسانوں کی زندگیوں میں جو انقلاب لانا چاہتا ہے دنیا کو ان کی اولادوں کی زندگیوں میں اس کا دل موہ لینے والا عملی نمونہ نظر آجائے۔ چنانچہ حضور نے اس عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"انسان کو خدا تعالیٰ نے جو مختلف جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں دی ہیں ان کے بارہ میں اسلام ہمیں تفصیلی ہدایات دیتا ہے۔ پہلے وہ اپنے ماننے والے کو وحشیانہ حالت سے اُٹھا کر انسان بناتا ہے۔ اسے وہ ابتدائی اخلاق سکھا کر درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے اور آخر میں اُسے باخدا بنا کر روحانی ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل بنا دیتا ہے...... اسلام چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے اور پھر انسان کو باخدا انسان بنانے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرسکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کو قائم کرسکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ غلبۂ اسلام بہرحال مقدر ہے لیکن یہ کام فرشتوں نے آکر نہیں کرنا۔ یہ ہمیں نے کرنا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں۔ پہلے خود اسلامی آداب و اخلاق کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس وقت اس عظیم علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو فوری طور پر اسلامی اخلاق و آداب کو مدوّن کرنے کے لئے ایسے علماء مقرر کردینے چاہئیں جو اس بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات کو اکٹھا کریں اور پھر انہیں جماعت کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کے سامنے ایسے طور پر پیش کریں کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں اور اپنی کمریں کس لیں۔ ہمیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہیئے پھر اپنی عورتوں اور آئندہ نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا کرے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو ایسے طور پر ڈھال لیں کہ ان میں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ نظر آئے۔"

(الفضل ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء ص۲)

حضور ایدہ اللہ کے اس انتہائی اہم اعلان اور افراد جماعت کی زندگیوں کو اسلامی آداب و اخلاق کے سانچوں میں ڈھالنے کے اس عزم بالجزم کے اظہار کے بعد ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی اخلاق و آداب سیکھنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائے اور اپنی ہر حرکت و سکون کا جائزہ لیتا رہے کہ آیا وہ اسلامی اخلاق و آداب کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور پھر ہم میں سے ہر ایک کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہو اور انہیں اسلامی اخلاق و آداب کا پابند بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اس کے بغیر ہم غلبۂ اسلام کے اُس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ اسلام کا دنیا میں پھیلنا اور اس کا غالب آنا موقوف ہے اس امر پر کہ ہم دنیا میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم اسلامی اخلاق و آداب کو اس حد تک نہ اپنائیں کہ ہماری ہر حرکت و سکون اسلامی اخلاق و آداب کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور غیب سے ایسے سامان کرے کہ ہم اور ہماری نسلیں یکسر نئے انسان بن جائیں جنہیں دیکھ کر دنیا خود بخود اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحمید صاحب عارف صدر حلقہ دارالذکر لاہور گذشتہ ہفتہ سے شدید طور پر علیل ہیں۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ زیادہ کمزور ہونے کی وجہ سے آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ حمید۔ سلطان پورہ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے تراسیویں جلسہ سالانہ خواتین میں

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب

احمدی مستورات اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں

(قسط ۳)

علم کے بعد دوسرا قدم اصلاح کا عمل ہوتا ہے۔ اگر کسی بیماری میں طبیب آپ کے لئے نسخہ تو صحیح تجویز کر دے لیکن آپ اپنی سستی سے وہ نسخہ استعمال نہ کریں تو بیماری کو آرام نہیں آئے گا۔ یہی حال روحانی بیماریوں کا ہوتا ہے آپ کو علم بھی ہو کہ ترقی کیسے ہوگی لیکن عمل نہ کریں تو آپ ترقی نہیں کر سکتیں پس دینی علوم سیکھ کر قرآن مجید پڑھ کر اُس پر عمل کرنا اپنی زندگیاں قرآن مجید اور اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق گذارنے سے ہی دینی اور دنیاوی ترقیات کا حصول ممکن ہے۔ ہر وقت جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا کردار قرآنی تعلیم کے مطابق ہے کیا آپ کے اخلاق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے کیا ہماری پیشانیوں سے نورِ ایمان جھلکتا ہے کیا ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ
وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝

(سورۃ توبہ آیت ۲۴)

(تو مومنوں سے کہدے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا) اتنی محبت کہ ہم اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔

اگر یہ کیفیت ہمارے دلوں کی ہے اور یقیناً ہونی چاہیئے تو ہمارا عمل بھی صحیح عمل ہوگا جس کے نتیجہ میں کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ایک پاک جماعت کا قیام تھا۔ ایک انقلاب اپنے ماننے والوں کی زندگیوں میں پیدا کرنا تھا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے...

... اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھلانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے"

(ازالہ اوہام ۹م تا ۵۲م)

لئے میری محترمہ بہنو! یہ غرض تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی تا آپ کے ماننے والوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو اور وہ اپنی روشنی چاروں طرف دنیا میں پھیلائیں۔ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنی برکات سے اپنی جدوجہد سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے اپنی محبت سے اپنے کردار سے ایک نمونہ بنیں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ بنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بنیں۔ آپ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کا اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا اور نمونہ بنیں اسی طرح ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ رضی اللہ عنہا

مکمل اصلاح اور اپنے معاشرہ کو برائیوں سے محفوظ رکھنے کا بہترین گر حفظ ماتقدم ہے۔ جس طرح وبا سے بچنے کے لئے انسان اپنے آپ کو بھی ٹیکہ کرواتا ہے بچوں کو بھی کرواتا ہے اور اس کا بھی انتظام کرتا ہے کہ ارد گرد کے لوگ ٹیکہ کروائیں بچوں کو اس جگہ جانے نہیں دیتا جہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے یہی حال روحانی بیماریوں اور اخلاقی کمزوریوں کا ہوتا ہے آپ اپنے بچوں کو وہاں تو قدم بھی نہیں رکھنے دیں گی۔ جہاں حقیقہ پھیلا ہے یا جہاں بے حیائی کا دور ہے یا کوئی متعدی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے بچانے کی کوشش نہیں کریں گی جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ قرآن مجید کی محبت نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کوئی شوق نہ ہو ہر ناچ گانوں کے شوقین تو ہوں لیکن روزانہ قرآن مجید کا ایک رکوع پڑھنے کا خیال نہ ہو جو ردی بیہودہ کہانیاں کی شوقین تو ہوں مگر قرآنی انوار سے جھولیاں بھرنے کی خواہش نہ ہو جو مذہب کے لئے غیرت نہ رکھتے ہوں بلکہ مذہب کو ترقی کی راہ میں روک سمجھتے ہوں لازمی بات ہے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ

"كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ"

سچوں اور صالحین کی صحبت میں رہو اگر بے تربیت کا آپ اچھی سوسائٹی مہیا کریں اپنے بچوں کیلئے ناچ گانوں اور بری آثار قبول کی بجائے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت۔ اسلام کی محبت۔ وطن کی محبت، مذہب کے لئے غیرت، انسانی ہمدردی، اعلیٰ اخلاق، سچائی، دیانتداری انصاف، غریب پروری، شجاعت، قناعت دعا کرنے کی عادت ان کے اندر پیدا کریں۔ تا وہ اس جذبہ کے ساتھ بڑھیں کہ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنا ہے قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی نسل اگلی نسل کی جگہ لینے اور پہلی نسل سے بڑھ کر قربانیاں دینے کو تیار رہے۔ جس قوم میں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی ہمارے سامنے ہمارے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو ترقی دیگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے پورا ہونے کو قریب تر لانا ہمارا فرض ہے۔ جس کے لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینا ہیں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور اپنی اولاد کو بھی ان قربانیوں کے لئے تیار کرنا ہے تا قربانیوں کا ایک تسلسل قائم رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بخششیں بھی مسلسل جاری رہیں۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ وقفِ زندگی ہے مجھے احساس ہے اور خدا کرے کہ میرا یہ احساس غلط ہو کہ وقفِ زندگی کا جو جذبہ جماعت میں پہلے تھا وہ کچھ کم ہو گیا ہے۔ جب تک وقف کی روح کو ہم زندہ نہیں رکھیں گے ہم منزلِ مقصود تک پہنچنے میں روک بنتے ہیں۔ اور یہ کام صرف مائیں کر سکتی ہیں اور بچہ میں وقفِ زندگی کا جذبہ صرف اور صرف مائیں پیدا کر سکتی ہیں۔ بچہ تو ایک صاف ذہن لیکر آتا ہے اس پر خوبصورت نقش پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر آپ بچپن سے بچوں کے دلوں میں دین کی محبت۔ دنیا کمانے کی خواہش پیدا کریں گی تو بڑے ہو کر ان کے دلوں میں وقف کا جذبہ نہیں پیدا ہو گا۔ آپ کا بیٹا بڑا ہو کر لاکھوں کمائے۔ کتنے دن کے لئے۔ یہ زندگی فانی ہے۔ اگلی نسل کو یہ بھی علم نہ ہو گا۔ کہ کون تھا۔ کس کا بیٹا تھا۔ لیکن وہی بیٹا اگر دین کی خدمت کرے گا تو تاریخ میں اس کا نام محفوظ ہو گا۔ آنے والی نسلیں رہتی دنیا تک اس کا نام محبت سے لیں گی۔ رشک سے لیں گی۔ دعائیں کریں گی۔ کونسی زندگی بہتر ہے۔ خود جائزہ لیں اور سوچیں۔ کتنا بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ آپ نے تاریخ احمدیت میں۔ وقف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا کے کاموں سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت خوبصورت الفاظ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"کوئی یہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں۔ وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً۔ یہ دعا تعلیم فرمائی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے"

(ملفوظات جلد ۲ ص ۹۱)

اسی طرح وقف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد ۲ ص ۱۰۰)

پس وقف کی روح کو قائم رکھنا اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک کو اسلام کی خاطر وقف کرنا ہر دیندار کا فرض ہے۔

بہنوں کو یہ بات کبھی بھولنی نہیں چاہئے کہ جماعت احمدیہ کو سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے خلافت کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کی قدر کرنا۔ اس کی بقا کے لئے دعائیں کرتے رہنا۔ اس کے شایانِ شان قربانیاں دیتے رہنا۔ اس کے استحکام کے لئے جدوجہد کرتے رہنا ہر احمدی کا فرض ہے اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت کا احترام۔ خلافت سے وابستگی خلیفہ وقت کی اطاعت پر یقین پیدا کرنا کہ خلافت کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی وابستہ ہے آپ کا فرض ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور ہم دنیا کو ایک پُر امن معاشرہ دے سکیں جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح ادائیگی [illegible] انسانوں کی بھی خیر خواہی ہو [illegible] دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو اپنی دولت اپنی ایجادوں۔ اپنی طاقت پر ناز ہے ہمیں اپنے خدا پر ناز ہے اپنے خدا کے پیار پر ناز ہے۔ اپنے امام کی اور غربت پر ناز ہے اور اپنے خدا کے ان وعدوں پر ناز ہے جو اس نے اپنے مسیح سے کئے ہیں جن کے متعلق ہمارے دل یقین سے پُر ہیں کہ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کے منہ کی نکلی ہوئی بات نہیں ٹل سکتی پس دعائیں کریں اور کرتی چلی جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی موعود کے ذریعہ جو بشارتیں ہمیں دی ہیں وہ پوری ہوں اور ہماری کوئی کمزوری ان بشارتوں کے پورا ہونے میں روک نہ بنے۔ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دے اور ہم اور ہماری نسلیں اس کی محبت کے حصول کے لئے قربانیاں دیتی چلی جائیں یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے اور ساری دنیا کا ایک ہی کلمہ اور نعرہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

صدقہ رد بلا کا موجب ہوتا ہے

جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے چندہ تحریک جدید بھی صدقہ جاریہ ہے اور صدقہ بموجب حدیث نبوی صلعم رد بلا کا موجب ہوتا ہے بایں خیال ہمارے ایک نوجوان بھائی مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب ضلع شیخوپورہ نے [illegible] برائے رد بلا اور حصول برکات کے لئے [illegible] تحریک جدید کو ادا فرما دیا۔ مکرم چوہدری صاحب جماعت کی دعاؤں کے طالب ہیں۔ آپ کے عزیز و اقارب کے لئے بھی جو جماعت میں شامل نہیں دعاؤں کی درخواست ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

ایسی مجالس جن میں نے دو سالہ [illegible] کے لئے انتخاب قائد تاحال نہیں ہوا وہاں امیر صاحب / پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں درخواست کر کے قائد کا انتخاب جلد کروا دیں اور رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۳۰؍نومبر ۱۹۷۵ء

(۲)

بیگم امینہ عنایت صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۵۰/-
بیگم نعیم صاحبہ	محمد علی سوسائٹی "	۵۰/-
ماڈرن موٹرز	"	۱۰۰/-
ملک فضل حق خان صاحب فیڈرل بی ایریا	"	۱۰۰/-
غلام فاطمہ صاحبہ ڈرگ روڈ	"	۱۰۰/-
مسز ایم عثمان صاحب ناظم آباد	"	۱۰۰/-
محمد عبد اللہ خان صاحب ڈرائیور سعود آباد	"	۱۲/-
شیخ انوار رسول صاحب	"	۲۲/-
بدر النساء خانم صاحبہ	"	۲۲/-
سید تنویر مجتبیٰ صاحب	"	۴۰/-
سید تاثیر مجتبیٰ صاحب	"	۱۰/-
زکیہ خاتون صاحبہ	"	۲۵/-
ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
محمد یعقوب صاحب	"	۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد یعقوب صاحب	"	۱۰۰/-
ڈاکٹر ذکیہ شمیم صاحبہ	"	۲۷۵/-
مسز ایس قاضی صاحبہ	"	۱۰/-
ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۳۰/-
بیگم رفیق احمد شاہ صاحب	"	۲۰/-
منیر احمد خان صاحب	"	۲۰/-
محمودہ بٹ صاحبہ	"	۱۵۰/-
منصور محمد بشر صاحب	"	۱۰۰/-
جمیلہ بشریٰ صاحبہ	"	۱۰/-
نجمہ ظفر صاحبہ	"	۲۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم محمود بھٹی صاحب	"	۴۰/-
ملک مجید احمد صاحب	"	۲۰/-
لیفٹیننٹ اے ارشاد صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵۰/-
ایم عثمان صاحب ناظم آباد	"	۱۰۰/-
محمد ادریس صاحب KDA کوارٹرز کارساز	"	۱۰۰/-
محمد حسین صاحب ڈرگ روڈ کینٹ	"	۵۰/-
چوہدری محمد شریف صاحب	"	۱۵/-
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۵/-
خلیل الرحمن صاحب	"	۸۵/-
ڈاکٹر رشیدہ محسن صاحبہ	"	۵۰/-
شیخ محمد شریف صاحب	لائل پور	۱۰/-
والدہ صاحبہ اعجاز احمد صاحب	"	۱۰/-
مرزا وسیم احمد بیگ صاحب	"	۵۳/-
شیخ مقبول احمد صاحب	"	۱۰/-
ملک خدا بخش صاحب	"	۲۰/-
چوہدری عبد الحمید صاحب گابہ	"	۳۰/-
تسنیم صاحبہ بنت ماسٹر نواب دین صاحب بذریعہ محمودہ بیگم صاحبہ	ملتان	۵۰/-
عبد السلام صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال	"	۲۰/-
وسیم مجوکہ صاحب تیمور روڈ	"	۵۰/-

شاہدہ خان صاحبہ	علی پور ملتان	۱۰/-
ڈاکٹر محمد خان صاحب	" "	۱۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چک 145/15-R جہانیاں	"	۱۰۰/-
محمد امین خان صاحب	بنوں شہر	۲۰/-
مسز خیری نور احمد صاحب تاجپور لطیف آباد	حیدرآباد	۵۰/-
سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ مع والدہ بزرگوار	" "	۵۰/-
جہاں آرا بیگم صاحبہ	" "	۱۰۰/-
سعیدہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ	" "	۱۰/-
چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۳۶/-
چوہدری محمد رشید صاحب	"	۱۰/-
شمیم الرحمان صاحب	"	۱۰/-
محمد شمس صاحب امینی	گوجرانوالہ	۲۵/-
محمد اشفاق صاحب گوندل	"	۲۰/-
مبارک احمد صاحب ظفر سیکرٹری مال تمرگڑھی	"	۴۸/-
عبد الجبار صاحب ناصر	"	۱۰/-
عبد الوہاب صاحب سیکرٹری مال جاکے چٹھہ	"	۱۰/-
آمنہ بی شاہ صاحبہ	امریکہ	۳۰/-
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب سعید واشنگٹن	"	۱۰۰/-
امۃ اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ بذریعہ مکرم نصرت مبشر	"	۵۰۰/-
صادقہ حیدر صاحبہ	لندن	۱۰/-
بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل	"	۲۰/-
بیگم لطیف صاحب لاہور چھاؤنی	حال لندن	۲۰/-
مرزا محمد عثمان صاحب		۴۰/-
محمد یامین صاحب صدیقی بابو بازار راولپنڈی		۳۰/-
ملک میراں بخش صاحب	محمودہ "	۴۰/-
فضل حسین صاحب	چونترہ "	۴۰/-
سید ظہور احمد صاحب	اسلام آباد	۱۰/-
ایم اے قدیر صاحب	"	۱۰۰/-
ڈاکٹر نصیرہ علیم صاحبہ	"	۵۰/-
محمد اسلم خان صاحب	"	۱۰/-
سید حسنات احمد صاحب	"	۱۷/۵۰
میاں عبد الخالق صاحب	"	۱۰/-
کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب	"	۲۰/-
مس سلیمہ اختر ملک صاحبہ	"	۱۰۶/-
مبارک احمد صاحب شمس شالیمار	"	۲۲۰/-

(باقی)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ابھی سے کوشش فرمائیں کہ ۱۵؍تبلیغ (۱۵؍فروری) ۱۹۷۶ء تک آپ اپنے ضلع کی سو فیصد مجالس سے فہرست تجنید مکمل طور پر مرکز میں ارسال فرما سکیں۔ اس اعلان کے ذریعے قائدین مجالس کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی فہرست تجنید اپنے قائد ضلع کو بھیج دیں۔ ایسے خدام جو کسی مجلس میں شامل نہیں ان کے پتہ جات بھی مہیا کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ میرے مکان واقع دار النصر غربی ربوہ پر مورخہ ۳۰؍دسمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل بوقت چار بجے بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ تقریب میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، بعض دیگر خواتین مبارکہ نیز بعض اور بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب فرمائے آمین۔

(فتح محمد خان)

اندوہناک وفات

خاکسار کا بیٹا عزیز محمود احمد ناصر ۷؍دسمبر ۱۹۷۵ء کو ساڑھے چار بجے شام بعمر قریباً گیارہ سال فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم میرا ایک ہی بچہ تھا جو بڑھاپے کی عمر میں پیدا ہوا۔ اس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں میاں بیوی کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

اس موقع پر بہت سے احباب نے گھر پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرما کر میرے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی۔ ہم دونوں میاں بیوی ان سب کے ممنون ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ (شیخ رشید احمد۔ دار الیمن ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ جو ان دنوں ترکی زبان سیکھ رہے ہیں کی پہلی بچی عزیزہ عطیۃ القیوم ۱۳؍دسمبر ۱۹۷۵ء کو نمونیہ کی وجہ سے وفات پا گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس سے ایک ہفتہ پیشتر ان کے خسر صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پے در پے دونوں صدمے ان کے لئے اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے بہت صبر آزما ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

سنہ ۱۹۱۱ء سے ساتھی

(حکیم نظام جان اینڈ سنز)

اب نئے عزم اور نئے نام

مشہور دواخانہ

کی صورت میں آپ کی خدمت کر رہے ہیں

مشہور دواخانہ (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ فون ۲۸۳۳۲

ربوہ فون ۶۳۸ ٭ ٹنڈو محمد خان

هو الشافی

بانجھ پن STERILITY

کا مجرب علاج

سٹریلیٹی کیور (STERILITY CURE)

قیمت مکمل کورس ۵۰/۲۲ خرچ ڈاک ۳۰/۲

ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون ۶۰۶ / ۴۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزا و سزا کا انکار کرنے سے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جاتی ہے

جزا و سزا کا سلسلہ اس دنیا میں بھی جاری و ساری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت ارءیت الذی یکذب بالدین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب بھی جزا و سزا کا منکر کوئی انسان ہو جائے گا اسے ہر قسم کی بدیوں پر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ ہزاروں ہزار نیکیاں انسان ڈر کے مارے کرتا ہے اور ہزاروں ہزار نیکیاں انسان امید کے ساتھ کرتا ہے۔ جزا و سزا سے مراد اُخروی جزا و سزا ہی نہیں بلکہ جزا و سزا کا سلسلہ اس دنیا میں بھی چلتا ہے اور قرآن کریم میں متواتر بیسیوں جگہ پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگلے جہان سے ہی جزا و سزا شروع نہیں ہوتی بلکہ اسی جگہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ انبیاء کے منکروں پر جو عذاب آتا ہے یا قانونِ قدرت کو توڑنے والوں کو جو سزائیں ملتی ہیں وہ اگلے جہان سے شروع نہیں ہوتیں بلکہ اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہیں۔ پس اس جگہ یہ مراد نہیں کہ جو جنت و دوزخ کا قائل نہیں بلکہ مراد اعمال کا بدلہ ہے خواہ اس دنیا میں ملے خواہ اگلے جہان میں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جو جنت و دوزخ کے قائل نہیں لیکن جزا و سزا کے قائل ہیں وہ بھی ہزاروں بدیوں سے بچے رہتے ہیں مثلاً بعض لوگ ایسے ہیں جو قومی خرابیوں کے نتائج کے قائل ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہ ہو جاتی ہے اور بعض قسم کے کیریکٹر پیدا ہو جائیں تو قوم تباہی سے بچ جاتی ہے۔ مثلاً تعلیم اگر کسی قوم میں آ جائے، سچ کی عادت اگر کسی قوم میں راسخ ہو جائے، محنت کی عادت اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے، قربانی اور ایثار کا مادہ اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو وہ قوم ترقی کر جاتی ہے۔ یہ بھی جزا و سزا ہی ہے۔ چنانچہ جن قوموں میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ان باتوں کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور پیدا ہوتا ہے وہ اپنی اصلاح کر لیتی اور ترقی کر جاتی ہیں۔ یورپ کی قومیں چونکہ عیسائیت کی قائل ہیں اس لئے وہ جزا و سزا کی منہ سے قائل ہیں مگر عملاً دہریہ ہیں آئندہ زندگی کی امید ان میں سوائے جہال کے یا سوائے پادریوں کے ایک خاص طبقہ کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی لیکن انہوں نے تاریخ کے گہرے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ ضرور نکال لیا ہے کہ عام طور پر لوگوں میں جو یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بعض کام بے نتیجہ رہ جاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے کوئی کام بے نتیجہ نہیں رہتا۔ انفرادی کام بھی اور قومی کام بھی۔ ہر کام کے نتائج آخر ضرور نکلتے ہیں۔ اچھے کام کے اچھے نتائج نکلتے ہیں اور بُرے کام کے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی رضامندی یا نارضامندی کی خاطر نہیں بلکہ جو قانونِ قدرت انہیں دنیا میں رائج نظر آتا ہے اسے دیکھتے ہوئے وہ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ ایسا کوئی فعل نہیں جو بے جزا یا بے سزا کے رہے اس وجہ سے وہ قومی اخلاق پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو گا۔ وہ سچ اس لئے نہیں بولتے کہ سچ بولنے سے جنت ملتی ہے بلکہ وہ سچ اس لئے بولتے ہیں کہ سچ کے بغیر اعتبار پیدا نہیں ہوتا اور اعتبار کے بغیر تعاون پیدا نہیں ہوتا۔ یا اگر ہم سچ نہیں بولیں گے تو غیر قوموں میں ہمارا اعتبار نہیں رہے گا اور ہماری تجارت ترقی نہیں کرے گی۔"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون ص ۲۶۹، جز ۲۷)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس کی فہرست ہائے تجنید معہ مکمل کوائف جلد تیار کر کے مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم شیخ محمد الدین صاحب مرحوم و مغفور سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ

محترمہ سردار بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

— انا للہ و انا الیہ راجعون —

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ محمد الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ) سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ و مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۶ء کو ۲ بجے بعد دوپہر اپنے فرزند مکرم شیخ فضل احمد صاحب کے ہاں ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعمر قریباً ۸۶ سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ ۱۱ جنوری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ بہت مخلص، دعاگو، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ نظافت اور صلہ رحمی بھی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ اپنے خاوند مرحوم کے ساتھ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں قادیان آئیں اور ان کے ہمراہ لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا و حضرت سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا سے خاص تعلق تھا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بہت محبت اور غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو بہت سی دینی اور دنیوی برکات سے نوازا۔ آپ نے پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں اور اسی کے قریب پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں پر مشتمل وسیع اور خوشحال خاندان اپنی یادگار چھوڑا جن میں سے دو یعنی محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر واقفِ زندگی ہیں باقی بیٹے یعنی مکرم شیخ نذیر احمد صاحب شفیع، مکرم شیخ فضل احمد صاحب اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب بھی سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خدام میں سے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

دس لاکھ چینی عوام نے چو این لائی کا آخری دیدار کیا

آنجہانی وزیر اعظم کو پیکنگ کے انقلابیوں کے قبرستان میں آخری رسوم ادا کی جائیں گی

پیکنگ ۱۲ جنوری۔ غمزدہ چینی عوام کل بھی قطار در قطار پیکنگ ہسپتال میں اپنے محبوب رہنما چو این لائی کا آخری دیدار کرتے رہے۔ انہوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں وہ اس عظیم انقلابی کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے آئے تھے جس نے ان کی زندگی بدل کے رکھ دی۔ آخری دیدار کر کے جانے والوں کے چہروں سے غم و اندوہ نمایاں تھا۔

وسطی ڈسٹرکٹ میں بھی لوگوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ پارٹی کے بعض ارکان، سرکاری حکام اور عوام کے نمائندوں کو بھی چو این لائی کے آخری دیدار کی اجازت دی گئی ہے۔ غیر ملکیوں کو اس کی اجازت نہیں اور ہسپتال کے ساتھ لگنے والے بازاروں میں آمد و رفت کی اجازت نہیں۔ یہ تعزیتی رسم جمعرات تک جاری رہے گی خیال ہے کہ مسٹر چو این لائی کو پیکنگ کے مغربی علاقہ میں واقع انقلابیوں کے قبرستان میں آخری رسوم ادا کی جائیں گی۔

ایک اندازہ کے مطابق دس لاکھ افراد نے چو این لائی کا آخری دیدار کیا۔

اعلانِ تعطیل

۱۳ جنوری بروز منگل ملک میں یوم عاشورہ کی وجہ سے تعطیل عام ہے اور ڈاک خانہ بھی بند رہے گا اس لئے اس تاریخ کو الفضل کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

محترمہ حمیدہ خلجی صاحبہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حمیدہ خلجی صاحبہ ڈی پی آئی جامعہ نصرت ربوہ لندن میں ۹ جنوری ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ۱۵ جنوری بروز جمعرات ربوہ (محلہ دار النصر غربی) پہنچ رہا ہے۔

(ہاجرہ بیگم ہمشیرہ خلجی مرحومہ)